الحمد للہ

اس رسالہ مبارکہ میں اس امر کا ثبوت دیا گیا ہے کہ دربارۂ ہلال
تار و خطوط و اخبار و افواہ بازار شرعاً معتبر نہیں

مسمّٰے بنام تاریخی

# ازکی الاہلال بابطال ما احدث الناس فی امر الہلال

۱۳۰۵ھ

از افادات عالیہ

حضور پر نور امام اہلسنت مجدد دین و ملت عظیم البرکۃ رفیع الدرجۃ محی السنۃ
شیخ الاسلام والمسلمین عمدۃ الفضلاء المحققین اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام

جناب مولنا مولوی محمد ابراہیم رضا خان صاحب خلف اکبر حضرت
اقدس صاحب زیب سجادہ آستانۂ عالیہ رضویہ دامت برکاتہم

مطبوعہ مطبع اہلسنت وجماعت بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## مسئلہ

از کلکتہ فوجداری بالاخانہ مرسلہ مرزا غلام قادر بیگ صاحب ۱۳۰۵ھ

کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ دربارۂ رویت ہلال تار کی خبر شرعاً معتبر ہے یا نہین اور اگر کچھ لوگ یہ انتظام مقرر کرلین کہ درباب رویت ہلال رمضان و شوال و ذی الحجہ و محرم کے پیشتر سے مراسلات مقام دیگر کو جہان جہان مناسب خیال کیا جائے اس مضمون سے بھیجے جائین کہ اگر اون مقامون مین ۲۹ کی رویت ہو تو خبر رویت کی بذریعہ تار کے پہنچ جائے اور بعد پہنچنے خبر شہادت کافی سے کے مشتہر کردیا جائے تو یہ طریقہ شرعاً مقبول یا محض باطل اور اوسکی بناپر اعلان ہو تو مسلمانون کو اوس پر عمل جائز یا حرام اور اعلان کرنے والون کے حق مین کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

## الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی بشکرہ یصیر ہلال النعمۃ بدرا + والصلاۃ والسلام علی اجل شموس الرسالۃ قدرا + وعلی الہ وصحبہ نجوم الھدی واقمار التقی + ما الی البرق - بخبر الودق + فصدق مرۃ وکذب اخری + اللھم ھدایۃ الحق والصواب + امور شرعیہ مین تار کی خبر

محض نامعتبر اور یہ طریقہ کہ تحقیق ہلال کے لیے تراشا گیا باطل و بے اثر مسلمانونکو
ایسے اعلان پر عمل حرام آور جو اوس کی بنا پر مرتکب اعلان ہو سب سے زیادہ
مبتلائے آثام اس طریقہ مین جو غلطیان اور احکام شرع سے سخت بیگانگیان ہیں
اون کے تفصیل کو دفتر درکار لہذا یہان بقدر ضرورت وفہم مخاطب چند آسان
تنبیہون پر اقتصار وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب *

# تنبیہ اول

شریعت مطہرہ نے دربارۂ ہلال دوسرے شہر کی خبر کو شہادت کافیہ یا تواتر
شرعی پر بنا فرمایا اور ان مین بھی کافی وشرعی ہونے کے لیے بہت قیود و
شرائط لگائے ہین جن کے بغیر ہرگز گواہی و شہرت تک بکار آمد نہین اور
ظاہر کہ تار نہ کوئی شہادت شرعیہ ہے نہ خبر متواتر پھر اوس پر اعتماد کیونکر
حلال ہوسکتا ہے فتح القدیر و در مختار و فتاوی ہندیہ و حاشیہ طحطاویہ علی
مراقی الفلاح شرح نور الایضاح مین ہے واللفظ للدر یلزم اہل
المشرق برویۃ اہل المغرب اذا ثبت عندہم رویۃ
اولئک بطریق موجب علامہ حلبی و علامہ طحطاوی و علامہ شامی حواشی
درمختار مین فرماتے ہین - بطریق موجب بان یتحمل اثنان الشہادۃ
او یشہدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما
اذا اخبر ان اہل بلد کذا رأوہ لانہ حکایۃ جو بیان تار
کی خبر پر عمل چاہیے اوس پر لازم کہ شرعًا اوس کا موجب و ملزم ہونا ثابت کرے
مگر وہ ثابت ہوگا جب تک ہلال مشرق اور بدر مغرب نے نا چکے پھر
شرع مطہر پر سب سے اصل زیادہ تھا اور منصب رفیع فتوی پہ جرات کس لیے

والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالےٰ اور یہ خیال کہ تارمین خبر تو شہادت کافی کی آئی محض نادانی کہ ہم تک تو نامعتبر طریقہ سے پہونچی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خبر سے زیادہ معتبر کسکی خبر پھر جو حدیث نامعتبر راویون کے ذریعہ سے آئی ہے کیون پایہ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے ؛

# تنبیہ دوم

تار کی حالت خط سے زیادہ ردی وسقیم کہ اوس مین کاتب کا خط تو پہچانا جاتا ہی طرز عبارت سے شناخت مین آتا ہے واقف کار دیگر قرائن سے اعانت پاتا ہی باایں ہمہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ امور شرعیہ مین ان خطوط ومراسلات کا کچھ اعتبار نہین کہ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے اور بن بھی سکتا ہے تو یقین شرعی نہین ہو سکتا کہ اوسیکا لکھا ہوا ہے ائمہ دین کی عبارتین لیجیے [۱] اشباہ مین ہے لایعتمد علی الخط ولایعمل بہ [۲] ہدایہ مین ہے الخط یشبہ الخط فلا یعتبر [۳] فتح القدیر مین ہے الخط لاینطق وھو متشابہ [۴] درمختار مین ہی لایعمل بالخط الخ [۵] فتاوی قاضی خان مین ہے القاضی انما یقضی بالحجۃ والحجۃ ھی البینۃ اوالاقرار اما الصک فلا یصلح حجۃ لان الخط یشبہ الخط [۶] کافی شرح وافی مین ہے الخط یشبہ الخط وقد یزوّر ویفتعل [۷] عینی شرح کنز مین ہے الخط یشبہ الخط فلا یلزم حجۃ لانہ یحتمل التزویر۔ [۸] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مین القضاء والشہادۃ لایحل الاعن علم ولا علم ھہنا لان الخط یشبہ الخط [۹] فتاوی عالمگیریہ مین [۱۰] ملتقط سے ہے الکتاب قد یزوّر ویفتعل والخط یشبہ الخط والخاتم یشبہ الخاتم [۱۱] مختصر ظہیریہ پھر [۱۲] شرح الاشباہ للعلامۃ البیری پھر [۱۳] ردالمحتار مین ہی کالایقضی

القاضی بذلک عند المنازعۃ لان الخط مما یزور ویفتعل غمز العیون مین فتاوے امام اجل ظہیر الدین مرغینانی سے ہے العلۃ فی عدم العمل بالخط کونہ مما یزور ویفتعل ای من شانہ ذلک وکونہ من شانہ ذلک یقتضی عدم العمل بہ وعدم الاعتماد علیہ وان لم یکن فی نفس الامر کما ھو ظاہر دیکھیے کس قدر روشن واضح تصریحین ہین کہ خط پر اعتماد نہین نہ اوسپر عمل ہو نہ اوسکے ذریعہ یقین حاصل ہو نہ اوسکی بنا پر حکم و گواہی حلال کہ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے اور مہر مہر کے مانند بن سکتی ہے اور صاف ارشاد کرتے ہین کہ خط کا صرف اپنی ذات مین قابل تزویر ہوتا ہی بے اعتباری کو کافی ہے اگرچہ یہ خاص خط واقع مین ٹھیک ہو پھر تار جس مین خبر بھیجنے والے کے دستخط و زبان کی کوئی علامت تک نام کو بھی نہین اور اوس مین خط کی بہ نسبت کذب و تزویر نہایت آسان کیونکر امور دینیہ کی اوسپر بنا حرام قطعی نہو گی سبحٰن اللہ ائمہ دین کی تو وہ احتیاط کہ مہری خط کو صرف گنجائش تزویر کے سبب لغو ٹھہرایا حالانکہ مہر بنا لینا اور خط مین خط ملا دینا سہل نہیں شاید ہزار مین دو ایک ایسا کر سکتے ہون اور یہان تو اصلا دشواری نہین جو چاہے تار گھر مین جائے اور جسکے نام سے چاہے تار دے آئے وہان نام و نسب کی کوئی تحقیقات نہین ہوتی نہ رجسٹری کی طرح شناخت کہ گواہ لیے جائین۔ علاوہ برین تار والون کی وجوب صدق پر کونسی وحی نازل کہ اون کی بات خواہی نخواہی واجب القبول ہو گی اور اوس پر احکام کی بنا ہونے لگی ہزار افسوس ذلت علم و قلت علما پر انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

## تنبیہ سوم

قطع نظر اس سے کہ خبر شہادت منگانے کے لیے جنہین مراسلات بھیجے جائین

غالباً اون کا بیان حکایت و اخبار محض سے کتنا جدا ہوگا جس کی بے اعتباری
تمام کتب مذہب مین مصرح بالفرض اگر اصل خبر مین کوئی خلل شرعی نہو
تاہم اوس کا جامہ اعتبار تار تار ہین اگر یکسر تار تار نہ ہو کہ وہ بیان ہم تک اصالۃً
نہ پہونچا بلکہ نقل در نقل ہو کر آیا صاحب خبر تو وہان کے تار والے سے کہکر الگ
ہو گیا اوس نے تار کو جنبش دی اور کھٹکون سے جنکے اطوار مختلفہ کو اپنی اصطلاح
مین علامات حروف قرار دے رکھا ہے اشارون اشارون مین عبارت
بتائی اب وہ بھی جدا ہو گیا یہان کے تار والے نے اون کھٹکون پر نظر کی
اور ضروریات معلومہ سے جو فہم مین آیا اوسے نقوش معروفہ مین لایا اب یہ بھی
الگ رہا وہ کاغذ کا پرچہ کسی ہرکارہ کے سپرد ہوا کہ یہان پہونچا کر ملتا بنا
سبحٰن اللہ اس نفیس روایت کا سلسلۂ سند تو دیکھیے مجھول عن مجھول
عن مجھول الیٰ نامقبول از نامقبول از نامقبول اسقدر وسائط تو ابدی ہین
پھر شاید کبھی نہوتا ہو کہ معزز لوگ بذات خود جا کر تار دین اب جس کے ہاتھ
کہلا بھیجا ماننیے وہ جدا واسطہ اسپر فارم کی حاجت ہوئی تو تحریر کا قدم درمیان
آپ انگریزی نہ آتے تو کسی انگریزی دان کی وساطت ادہر تار کا بابو اردو نہ
سمجھے تو یہان مترجم کی جدا ضرورت با اینہمہ فصل زائد ہوا اور تار وصل نہین
جب تو نقل در نقل کی گنتی ہی کیا ہے وائے بے انصافی اس طریقۂ تراشیدہ پر
عمل کرنے والون سے پوچھا جائے ان سب وسائط کی عدالت و ثاقت سے
کہان تک آگاہ ہین حاشا للہ نام بھی نہین معلوم ہوتا نام درکنار اصل شمار
وسائط بتانا دشوار سب جانے دیجیے اسلام پر یہ بھی علم نہین اکثر ہنود
وغیرہم کفاران خدمات پر ہین غرض کوئی موضوع سے موضوع حدیث اس
نفیس سلسلے سے نہ آتی ہوگی پھر ایسی خبر پر امور شرعیہ کی بنا کرنا استغفر اللہ علما تو علما

مین نہین جانتا کہ کسی عاقل کا بھی کام ہو ✤

# تنبیہہ چہارم

علما تصریح فرماتے ہین کہ دوسرے شہر سے بذریعۂ خط خبر شہادت دینا صرف قاضی شرع سے خاص ہے جسے سلطان نے فصل مقدمات پر والی فرمایا ہو یہان تک کہ حَکَم کا خط مقبول نہین درمختار مین ہے القاضی یکتب الی القاضی وھو نقل الشھادۃ حقیقۃ ولا یقبل من محکم بل من قاض مولی من قبل الامام اھ ملتقا فتح مین ہے ھذا النقل بمنزلۃ القضاء ولھذا لا یعمل الا من القاضی غیر قضاۃ تو یہین سے الگ ہوگئے رہے قاضی اون کی نسبت صریح ارشاد کہ اس بارے مین نامہ قاضی کا قبول بھی صرف اس وجہ سے ہے کہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے برخلاف قیاس اوس کی اجازت پر اجماع فرمالیا ورنہ قاعدہ یہی چاہتا تھا کہ اوس کا خط بھی او نہین وجہون سے جو اوپر مذکور ہوئین مقبول نہو اور ظاہر کہ جو حکم خلاف قیاس مانا جاتا ہے مورد سے آگے تجاوز نہین کر سکتا اور دوسری جگہ اوسکا اجرا محض باطل وفاحش خطا پھر حکم قبول خط سے گزر کر تار تک پہونچنا کیونکر روا ائمۂ دین تو یہان تصریح فرماتے ہین کہ اگر قاضی اپنا آدمی بھیجے بلکہ بذات خود ہی اگر بیان کرے کہ میرے سامنے گواہیان گزرین ہرگز نہ سنینگے کہ اجماع تو صرف دربارۂ خط منعقد ہوا ہے پیام ایلچی وخود بیان قاضی اوس سے جدا ہے امام علامہ محقق علی الاطلاق شرح ہدایہ مین فرماتے ہین الفرق بین رسول القاضی وکتابہ حیث یقبل کتابہ ولا یقبل رسولہ لان

غایۃ رسولہ ان یکون کنفسہ وقد منا انہ لو ذکر ما فی کتابہ لذلک القاضی بنفسہ لا یقبلہ وکان القیاس فی کتابہ کذلک الا انہ اجیز باجماع التابعین علی خلاف القیاس فاقتصر علیہ

سبحن اللہ پھر تار بیچارے کی کیا حقیقت کہ اوسے کتاب القاضی پر قیاس کریں اور یہاں خود بیان قاضی شرعاً بے اثر وہاں بنائے احکام اوس کے سر دھرین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ❊ اور جب شرعاً قاضی کا تاریون بے اعتبار تو اوروں کے تار کی جو ہستی ہے وہ ہماری تقریر صدر سے آشکار کہ مقبول الکتاب کا تار ناچیز تو مردود الکتاب کا تار کیا چیز ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الملک العزیز۔

## تنبیہ پنجم

قاضی شرع کا نامہ بھی اوس وقت مقبول جب دو مرد ثقہ یا ایک مرد دو عورتیں عادل دار القضا سے یہان آکر شہادت شرعیہ دیں کہ یہ خط بالیقین اوسی قاضی کا ہے اور اوس نے ہمارے سامنے لکھا یا ہمکو دیکر گواہ کر لیا کہ یہ خط اوسیکا ہے ورنہ ہرگز قبول نہیں اگرچہ ہم اوس قاضی کا خط پہچانتے ہوں اور اوس کی مہر بھی لگی ہو اور اوس نے خاص اپنے آدمی کے ہاتھ بھیجا بھی ہو ہدایہ مین ہے۔ لا یقبل الکتاب الا بشہادۃ رجلین او رجل وامرأتین لان الکتاب یشبہ الکتاب فلا یثبت الا بحجۃ تامۃ وھذا لانہ ملزم فلا بد من الحجۃ فتاوی ہندیہ مین ملتقط سے ہے۔ یجب ان یعلم ان کتاب القاضی الی القاضی صار حجۃ شرعًا فی المعاملات بخلاف القیاس لان الکتاب قد یفتعل ویزور الخط یشبہ الخط والخاتم یشبہ الخاتم ولکن جعلناہ حجۃ

بالاجماع ولكن انما يقبله القاضى المكتوب اليه عند وجود شرائطه ومن جملة
الشرائط البينة حتى ان القاضى المكتوب اليه لا يقبل كتاب القاضى مالم
يثبت بالبينة انه كتاب القاضى عقود الدریہ مین فتاوی علامہ قاری الہدایہ
سے ہے اذا شهد وانه خطه من غير ان يشاهد والكتابة فلا يحكم بذلك
درمختار مین ہے واكتفى الثانى بان يشهدهم انه كتابه وعليه الفتوى
بحمد اللہ یہ خطوط یا تار جو یہان آتے ہین اونکے ساتھ کون سے دو گواہ عادل آکر گواہی دیتے ہین
کہ ہم نے ان نے ہمارے سامنے لکھا یا تار دیا مگر یہ کرنا واقعی کیساتھ امور شرع مین بیجا مداخلت
سب کچھ کرتی ہے نسئل الله توفيق الصواب وبه نستعين فى كل باب
العزیز اس زمانہ فتن مین لوگون کو احکام شرع پر سخت جرأت ہے خصوصا اون مسائل مین
جن مین حوادث جدیدہ سے تعلق ونسبت ہے جیسے تار برقی وغیرہ سمجھتے ہین کہ کتب ائمہ مین انکا
حکم نہ نکلیگا جو جی لگت شرع کا الزام ہم پر چلیگا مگر نہجانا کہ علماء دین شکر اللہ مساعیہم الجمیلہ نے کوئی
حرف ان عزیزون کے اجتہاد کو نہین رکھا ہے تصریحا تلویحا تفریعا تاصیلا سب کچھ فرما دیا ہے زیادہ علم
اوسے ہے جسے زیادہ فہم ہے اور انشاء اللہ العزیز زمانہ اون بزرگان خدا سے خالی نہوگا جو مشکل کی تسہیل
مغفل کی تحصیل صعب کی تذلیل مجمل کی تفصیل سے ماہر ہون بحر ہے صدف صدف سے گوہر بید
درخت درخت سے ثمر نکالنے پر باذن اللہ قادر ہون لا اخلا الكون من امثالهم المؤمنين امين
برحمتك يا ارحم الراحمين وصلى الله تعالى على خاتم النبيين محمد و
آله وصحبه اجمعين والله سبحنه وتعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم

عبده المذنب احمد رضا البريلوى
كتب
عفى عنه بمحمد المصطفى النبى الامى
صلى الله تعالى عليه وسلم

# مواہیر علمائے بریلی



صحیح الجواب

محمد لال علی ...

اصاب المجیب محمد یعقوب علیخان عفا اللہ عنہ

محمد یعقوب علیخان

ہذا ہو عین التحقیق وما سواہ فہو باطل تحقیق

# مواہیر علمائے بدایوں

ہذا ہو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال - اصاب المجیب الفقیر عبد القادر القادری عفی عنہ

محمد امیر اللہ عفا اللہ عنہ

محب الرسول قادری محمد عبد القادر ۱۲۵۱

المجیب مصیب الفقیر عبد المقتدر

مطیع الرسول عبد المقتدر ۱۲۹۱

صح الجواب

محب الرسول ۱۲۱۴ محب احمد قادری

قد اصاب من اجاب

حافظ بخش محمد ۱۳

الجواب صواب

محمد فضل المجید

# دستخط علمائے مدرسہ عالیہ کلکتہ

| | | |
|---|---|---|
| جواب صحیح است | الجواب ظاہر للصواب واللہ اعلم بالصواب | الجواب صحیح |
| احمد ختم اللہ ربانجی | محمد عبد الحی صانہ اللہ عن الغی | حسن داود |
| مدرس اول | مدرس اول پنسن دار | ساکن بردوان |
| الظاہر ان المجیب مصیب واللہ اعلم | الحق ما افتی بہ واللہ اعلم | محمد الہ داد غفر لہ رب العباد |
| سعادت حسین عفی عنہ مدرس چہارم | عبد الرحیم عفی عنہ مدرس دوم | مدرس دوم پنسن دار |

# مواہیر علمائے حیدرآباد

محمد
لله
نور

ماکتب فی ہذا القرطاس صحیح لاشبہ فیہ

ماتم فی ہذا المسطور صحیح

علی ۱۲۹۱

محمد فضل حق ۱۲۹۱

الجواب المرقوم صحیح حق لا ریب فیہ

محمد عنایت علی

محمد مظہر الدین

## مواہیر علمائے دہلی

محمد

اللہ نور

الغفر ۱۲۹۹ السلام محمد عبد

الحرم ۱۲۹۶ الرشید

قسمت عبد الحلیم

علم شد انجمن

بانی مدرسہ حمایتیہ دہلی

## مواہیر علمائے رام پور

الجواب الصواب — قد صح الجواب — قد صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

محمد امداد حسین عفی عنہ — محمد لطف اللہ عفی عنہ

محمد ارشاد حسین ۱۲۸۳ھ

محمد امداد حسین ۱۲۸۵ھ

خادم شریعت رسول اللہ مفتی محمد لطف اللہ ۱۲۹۸ھ

الجواب ہو الجواب ومن قال سوے

ذلک قد قال محالا

العبد

محمد اعجاز حسین
عفی عنہ

ابو النعمان محیی الدین محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنہ وعن والدیہ والمسلمین ۱۲۹۹ھ

الجواب صحیح

محمد شاہ سید حسین ۱۲۹۶

# مطبوعہ جدید رسائل کی فہرست

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| **اعز الاکتناہ** اس مین اس امر کا ثبوت ہے کہ جو زکوٰۃ نہ دے اور خیرات دیا کرے تو اوسکی خیرات مقبول نہین جبتک کہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ | ار |
| **التحریر الجید** اسمین اس امر کی تحقیق کہ مسجد کی اشیار کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہین۔ | ار |
| **ازکی الہلال** اس رسالہ مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ رویت ہلال تار و خط کی خبر شرعاً معتبر نہین | ـ |
| **الاعلام بحال البخور فی الصیام** اس مین اس امر کی تحقیق کیگئی ہے کہ دہوان و رتہ دار کے ناک و حلق مین قصداً یا بغیر قصد چلا جائے تو روزہ فاسد ہوتا ہے یا نہین۔ | زیر طبع |
| **راد القحط و الوبا** اسمین نہایت ظاہر حدیثون سے صدقہ کی فضیلت اور اوسکی خوبیان اور صلہ رحمی کے فوائد اور مسلمانون کو جمع ہو کر کھانا کہانے اور کہلانیکا ثواب اور اونکے ماسوا اور فوائد دنیویہ و اخرویہ بیان کئے گئے ہین | زیر طبع |
| **اعلام الاعلام بان ہندستان دار الاسلام** اس مین اس امر کا ثبوت ہے کہ ہندوستان دار الاسلام ہی دار الحرب نہین اور اس امر کی تحقیق کہ آج کل کے یہود و نصاریٰ کتابی ہین یا نہین۔ | زیر طبع |
| **شمع ہدایت** یہ رسالہ بچون عورتون کو دینی تعلیم دینے والا اور اسلامی احکام و عقائد سکھانے والا ہی | ۳ر |

ملنے کا پتہ

دفتر مطبع اہلسنت و جماعت بریلی